بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔
ٹیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | جمعرات ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، ۱۱ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش، ۱۱ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسجد احمدیہ پیدرو آباد عملاً مکمل ہو چکی ہے"

یہ مسجد جماعتِ احمدیہ کے اراکین کی مساعی کا نتیجہ ہے جو اپنی آمدنیوں کا دسواں حصہ اشاعتِ مذہب کے لیے دیتے ہیں

اخبار "قرطبہ" سپین میں مبلغ انچارج سپین مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کا انٹرویو

(بتوسط وکالتِ تبشیر، ربوہ)

سپین کے علاقہ قرطبہ سے شائع ہونے والے اخبار "قرطبہ CORDOBA" کی ۱۱ دسمبر ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں سپین کے امیر جماعت احمدیہ اور مشنری انچارج مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں اہلِ سپین کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ پیدرو آباد میں بننے والے مسجد احمدیہ کی تعمیر عملاً مکمل ہو گئی ہے اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اس کا افتتاح کرنے کے لیے سپین تشریف لائیں گے۔

اس انٹرویو کے ساتھ مسجد کی جگہ پر سنگ بنیاد رکھے جانے سے پہلے ادا کی جانے والی نماز کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ فوٹو کے نیچے لکھا ہے:۔

"یہ فوٹو اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کی یاد دلاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد پیدرو آباد میں مکمل ہو چکی ہے اس تصویر میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا اور امام نماز کی امامت فرما رہے ہیں۔ اس انٹرویو کے اردو ترجمے کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

اس بات کو ابھی زیادہ مہینے نہیں گزرے جبکہ بمقام پیدرو آباد جماعت احمدیہ سپین نے اپنی مسجد بنانی شروع کی تھی۔ اب یہ مسجد عملی طور پر مکمل ہو چکی ہے۔ قومی شاہراہ ۴ پر سفر کرنے والے سڑک پر سے اس خوبصورت اور تعمیر کے عمدہ شاہکار کو دیکھ سکتے ہیں۔ تعمیراتی کام بڑے عمدہ طور پر انجام پذیر ہوا ہے۔ اس کا ڈیزائن آرکیٹکٹ جوسے لوئسرای لوپے دے ریگو نے تیار کیا تھا۔ "یہ مسجد ان تمام ہسپانوی افراد کے لئے ہے جو ایمان دار ہیں اور آسمانی باپ یعنی خدائے واحد سے دعائیں کرنا چاہتے ہیں جو مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں میں مشترک ہے۔"

"دنیا کو پہلے سے زیادہ آج دعاؤں، التجاؤں اور نمازوں کی ضرورت ہے۔ ایسی دعائیں جو خدائے قادر تک پہنچنے والی ہوں تاکہ وہ ہماری مدد کرے اور بنی نوع انسان میں محبت اور امن کارفرما ہو۔"

ان الفاظ کے ساتھ کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج احمدیہ مشن سپین نے عنقریب ہونے والے افتتاح کے متعلق ہمیں خبر دی ہے۔ وہ اس بات کی بھی وضاحت کرتے ہیں یہ مسجد صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے ممبران کی مساعی کا نتیجہ ہے جو اپنی آمدنیوں کا دسواں حصہ مذہب کی اشاعت کے لئے دیتے ہیں۔ یہ خدا کا گھر ہے جو سب کے لئے کھلا ہے۔ تھوڑی سی احتیاط کے ساتھ کہ اس میں داخل ہونے سے قبل جوتیاں اتارنی ہوتی ہیں۔

احمدی افراد

اب یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کی سپین میں ایک مسجد بن گئی ہے۔ دنیا کے دیگر اہم ممالک میں بھی ان کی مساجد ہیں مثلاً جرمنی، سویڈن، ڈنمارک، ہالینڈ، انگلستان، امریکہ، اسی طرح مشرقی ممالک اور ممالک افریقہ میں بھی ان کے جانے پہچانے مراکز ہیں۔ ان کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ پہنچتی ہے جبکہ سپین میں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ یعنی چند سو۔ جماعت احمدیہ جس کا مرکز ربوہ پاکستان میں ہے اس کے بانی حضرت احمد (خدا تعالیٰ کی سلامتی ان پر ہو) قادیان کے رہنے والے تھے جو ہندوستان کے شمال میں واقع ہے جنہوں نے اپنی زندگی مقدس کتب کے مطالعہ،

(باقی صفحہ ۸ پر)

"یومِ مصلح موعود"

سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کی عظیم الشان پیش گوئی "مصلح موعود" کی بابت جلسہ منعقد کرنے کی تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ جماعتیں اپنی سہولت کے پیشِ نظر قریب ترین کسی تاریخ میں بھی جلسے منعقد کر سکتی ہیں۔

ان جلسوں میں اس پیش گوئی کی اہمیت اور مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ جلسوں کی کارروائی کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام صحت تو اچھی ہے مگر بلڈ پریشر بدستور زیادہ ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:۔

"میرے داماد عزیز مرزا مجید احمد صاحب کے سینے میں درد اور دل کی تکلیف ابھی جاری ہے۔ احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

• مکرم بزرگوارم حکیم اجمل صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ پاڑہ چنار کرم ایجنسی کافی مدت سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کا جگر خراب ہے۔ ہفتہ عشرہ سے بیماری میں شدید اضافہ ہے۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگانِ سلسلہ و افراد خاندان حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوف کو شفاء کامل سے نوازے اور چیرہ دستیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

(سعید احمد خان سہیل۔ مربی سلسلہ کوہاٹ)

• میں پانچ سال سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ سماعت بند ہے۔ لقوہ فی الوقت پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔ کمزوری بے حد ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہے۔ ذیابیطس کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری بیماریاں دور فرمائے اور دین کی خدمت کا موقع عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد الحمید خاں شوق۔ ربوہ)

• برادرم طاہر محمود صاحب چودھری طالب علم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۵ فروری کو فرزندِ ارجمند عطا فرمایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(جاوید احمد جاوید۔ درجہ شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

آل ربوہ بڈی باسکٹ بال ٹورنامنٹ

آل ربوہ بڈی BIDDY (اطفال) باسکٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ ۱۳-۱۴ فروری ۱۹۸۲ء کو فرینڈز کلب کی گراؤنڈ واقع دارالرحمت وسطی میں ہو رہا ہے۔ ٹیموں کی فہرست جلد پہنچا دیں۔

(ملک نسیم احمد۔
صدر ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

۱۱ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

قرآن پر کفار کا ایک اعتراض

اور

اس کا جواب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد سابقہ انبیاء اور ان کو پیش آنے والے واقعات کا ذکر کیا ہے۔ اس پر کفارِ مکہ نے یہ اعتراض کیا کہ یہ کتاب تو پہلوں ہی کے قصہ کہانیوں پر مشتمل ہے اور اس میں انہیں ہی دہرا دیا گیا ہے اور یہ کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب بعض لوگوں کی لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس اعتراض کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (الفرقان آیت ۶ و ۷)

ترجمہ:۔ اور وہ کہتے ہیں یہ تو پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس شخص نے اکٹھی کر لی ہیں۔ سو وہ اس پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں (اے رسول!) تو ان سے کہہ اسے (یعنی قرآن کو) تو اس خدا نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمینوں کے پوشیدہ راز جانتا ہے۔ وہ بلاشک بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کے اعتراض کی یہ کہہ کر تردید فرمائی ہے کہ اس کتاب کو تو اس خدا نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمینوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ یعنی وہ جانتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں کیا کچھ ہونے والا ہے۔ پہلے جو کچھ ہوا اور ہو گزرا ہے وہ اس سے ہی باخبر نہیں ہے بلکہ آئندہ جو کچھ ہوگا وہ بھی اس کے علم میں ہے۔ اس سے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ قرآن مجید ازمنہ گذشتہ کے واقعات پر ہی مشتمل نہیں ہے بلکہ اس میں جن انبیائے کرام اور ان کی قوموں کے انجام کا ذکر کیا گیا ہے وہ بطور پیشگوئی کیا گیا ہے اور اس طرح بتایا گیا ہے کہ جو واقعات انبیاء کرام کو پیش آئے ویسے ہی واقعات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئیں گے اور جس طرح ان کے مخالفین قوت و اقتدار کے مالک ہوتے اور ہر طرح سے بالادستی رکھنے کے باوجود خائب و خاسر ہوئے اور انبیائے کرامؑ کمزور و بے بضاعت ہونے کے باوجود بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر غالب آئے اسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی غالب آکر رہیں گے اور کفارِ مکہ کا وہی حشر ہوگا جو انبیائے ماسبق کے طاقتور مخالفین کا ہوا تھا۔ آپ نے قصص القرآن میں پوشیدہ اس حقیقت کو بڑی شد و مد کے ساتھ پیش فرمایا اور اس ضمن میں یہاں تک فرمایا:۔

"یہ جو قرآن میں قصص پائے جاتے ہیں تو یہ صرف قصے کہانیاں نہیں بلکہ یہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ جو شخص ان کو صرف قصے کہانیاں سمجھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔" (ملفوظات جلد دہم صـ۷۱)

اس امر کے ثبوت کے طور پر کہ قرآن مجید میں انبیائے ماسبق ان کی امتوں اور ان کی قوموں کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں قصے کہانیوں کے رنگ میں بیان نہیں ہوئے بلکہ یہ مہتم بالشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں آپ نے سورۃ القمر کی بعض آیات کا بطور خاص ذکر فرمایا۔ جن میں آل فرعون کی تباہی کا ہی نہیں بلکہ خود کفارِ مکہ کے خائب و خاسر اور ناکام ہونے کا بھی بطور پیشگوئی ذکر کیا گیا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰۗىِٕكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَاۗءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝

(القمر آیات ۴۲ تا ۴۷)

ترجمہ:۔ اور آل فرعون کے پاس بھی نبی آئے تھے مگر آل فرعون نے ہماری سب آیتوں کو جھٹلایا جس پر ہم نے ان کو ایک غالب اور طاقتور کی طرح عذاب سے پکڑ لیا۔ (اے مکہ والو!) کیا تم میں سے کفر کرنے والے ان پہلے لوگوں سے اچھے ہیں یا پہلی کتابوں میں تمہارے لئے عذاب سے حفاظت لکھی ہوئی ہے؟ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت ہیں جو غالب آکر رہیں گے۔ ان کی جماعت کو عنقریب شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے بلکہ ان کی تباہی کی گھڑی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہ وعدہ کی گھڑی بہت زیادہ ہلاک کرنے والی اور سخت ہے۔

ان آیات میں انبیاء کے انکار اور ان پر ظلم ڈھانے کے نتیجہ میں آل فرعون کی تباہی کے ذکر کے ساتھ ہی کفارِ مکہ کی تباہی کی پیشگوئی کی گئی ہے جو اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ قرآن مجید میں انبیائے ماسبق کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں وہ مہتم بالشان پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے سورۃ القمر کی مندرجہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے اس امر پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ یہ پیشگوئی جنگِ احزاب کے وقت نہایت مہتم بالشان طریق پر پوری ہوئی۔ حضور رضی اللہ عنہ کی اس معارف تفسیر کے ایک اقتباس پر ہم ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اب بتاؤ کیا یہ خبر ایسی تھی جسے کوئی انسان اپنی طرف سے بنا کر پیش کر سکتا تھا یا اسے پورا کرنے کی طاقت رکھتا تھا یہ خبر ایسے وقت میں دی گئی تھی جبکہ مسلمان انتہائی کمزوری اور کس مپرسی کی حالت میں تھے اور ان پر عرب کے متحدہ حملہ کا کوئی خیال بھی نہ تھا۔ مگر کئی سال پہلے عالم الغیب خدا کی طرف سے خبر دی گئی کہ ایک دن مسلمان اتنی طاقت پکڑ جائیں گے کہ کفار مکہ متحدہ طور پر ان کو مٹانے کے لئے جمع ہو جائیں گے لیکن ادھر وہ جمع ہو رہے ہوں گے اور ادھر خدا اپنے رسولؐ کی مدد کے لئے دوڑا چلا آرہا ہوگا اور جب دشمن وہاں پہنچے گا تو وہاں خدا موجود ہوگا جسے دیکھ کر دشمن حواس باختہ ہو جائے گا۔ چنانچہ جنگِ احزاب میں دشمن کی چوبیس ہزار فوج مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئی جبکہ مسلمان صرف بارہ سو تھے اور پھر ان بارہ سو میں سے بھی پانچ سو سپاہی عورتوں کی حفاظت کے لئے الگ کر لئے گئے تھے اور باقی صرف سات سو سپاہی رہ گئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسی مدد کی کہ یہ چوبیس ہزار کا لشکر سات سو کے مقابلہ میں بھاگ گیا اور خدا نے اپنے رسولؐ کو فتح دی اللہ تعالیٰ اسی قسم کے آسمانی اسرار اور پیشگوئیوں کو کفار کے اعتراض کے جواب میں پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے تمہارا یہ کہنا کہ یہ کتاب خدا نے نازل نہیں کی بلکہ بعض لوگوں نے مل کر بنالی ہے بالکل جھوٹ ہے کیونکہ اس کتاب میں ایسی پیشگوئیاں ہیں جن کو کوئی انسانی دماغ وضع نہیں کر سکتا اور جن سے اس کا منجانب اللہ ہونا روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ۳۴ و صـ۳۵ تفسیر سورۃ الفرقان زیر آیت ۵ تا ۷)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ
ضروری یاد دہانی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور یاد دلاتا رہ۔ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔

یاد رکھئے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ اس ماہ کے آخر پر ختم ہو رہا ہے۔ کل وعدہ کا ۱/۱۵ تک ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حَیَاۃُ الْاٰخِرَۃ

آخری قسط

تقریر مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری برموقع جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء

اُخروی جسم پر اُخروی نظارے کس طور پر اثر انداز ہوں گے

اب جب یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ اُخروی زندگی کس نوعیت کی ہوگی اور یہ معلوم ہوگیا کہ جس طرح انسان عالم خواب میں روحانی نظاروں اور روحانی کیفیات کو تمثلی رنگ میں دیکھتا ہے اور وہ بالکل محسوس نہیں کرتا کہ یہ حقیقی وجود نہیں۔ اسی طرح آخرت میں بھی روحانی نظارے مجسم ہو کر ظاہر ہو جائیں گے تو یہ سمجھنا بھی کچھ مشکل نہ رہا کہ وہ ان نظاروں سے کس طرح فائدہ اُٹھائے گا۔ یا وہ کیفیات اس پر کس طور سے اثر انداز ہوں گی کیونکہ خواب کے نظاروں کا اگرچہ کوئی مادی وجود نہیں ہوتا لیکن بایں ہمہ انسان ان سے متاثر ہوتا ہے ان سے لطف بھی اٹھاتا ہے اور ان سے درد اور تکلیف بھی محسوس کرتا ہے فرق یہ ہے کہ عالمِ خواب میں جو احساس ہوتا ہے وہ بہت خفیف ہوتا ہے۔ لطف کا احساس بھی اور درد کا احساس بھی۔ لیکن عالم آخرت میں انسانی حواس تیز ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں خوشی کا احساس کئی گنا بڑھ کر انسان کے اندر لذت کا ایک بے پناہ طوفان پیدا کر دے گا۔ اسی طرح غم کا احساس کئی گنا بڑھ کر اس کے اندر کرب کی ایک المناک کیفیت پیدا کر دے گا اسی لئے فرمایا کہ

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ (عنکبوت)

کہ اصل اور حقیقی زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے کاش کہ اس کے منکر اس حقیقت کو سمجھ لیں۔

دراصل زندگی حواس کی ہی موجودگی کا نام ہے انسان اپنے حواس کی بدولت ہی اپنے ماحول کے اثرات کو قبول کرتا اور ان سے متاثر ہوتا ہے جس چیز میں اثرات کو قبول کرنے کی حس نہیں ہوتی اسے ہم مردہ کہتے ہیں۔ جمادات میں یہ حس اتنی کم اور محدود ہوتی ہے کہ وہ ہمیں بے جان دکھائی دیتے ہیں۔ اسی لئے ان کو جمادات یعنی جامد اشیاء کہا جاتا ہے۔ نباتات میں ماحول کے اثر کو قبول کرنے کی حس نسبتاً زیادہ ہوتی ہے حیوانات میں اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اسی لئے ان کو جاندار کہا جاتا ہے لیکن انسان میں حواس جانداروں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں مثلاً وہ دوسرے کی خوشی اور تکلیف کو بھی اسی طرح محسوس کرتا ہے جیسے اسے خود تکلیف پہنچی ہو۔ اس میں رحم کا جذبہ ہوتا ہے غیرت کا جذبہ ہوتا ہے

اُخروی زندگی میں یہ سب حسیں اتنی تیز اور اس درجہ ترقی کر جائیں گی کہ اس کے مقابلے میں مادی زندگی مردہ اور بے جان نظر آئے گی ایسا ہی جیسے ایک چیونٹی خواہ کتنا ہی تیز بھاگ رہی ہو ایک کار کے مقابلہ میں ساقط اور جامد نظر آتی ہے اور یہی حقیقت اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ میں بیان فرمائی ہے کہ اگر تم یہ سمجھنا چاہو تو یوں سمجھو کہ اصل زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی ایک بے جان حقیقت کے سوا کچھ نہیں

اس بیان سے ان احادیث کا مضمون بھی سمجھ آسکتا ہے جن میں نعماء جنت کا مقابلہ دنیوی نعمتوں سے یوں کیا گیا ہے کہ مثلاً وہاں کے پھل کی مٹھاس دنیا کے پھل کی مٹھاس سے سو گنا زیادہ ہوگی اور عذاب جہنم کی کیفیت یوں بتائی گئی ہے کہ جہنم کی آگ دنیاوی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہوگی۔ کیونکہ یہ ایک طبعی حقیقت ہے کہ تکلیف کا احساس ہی دراصل تکلیف کی شدت یا نرمی پیدا کرتا ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ ایک نازک بدن کو ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ بلبلا اٹھتا ہے جبکہ دوسرے لوگ مثلاً گڈریے وغیرہ ہاتھوں اور پاؤں میں کئی کئی کانٹے لئے پھر رہے ہوتے ہیں اور انہیں پرواہ تک نہیں ہوتی پس چونکہ آخرت میں حسیں کئی گنا زیادہ تیز ہو جائیں گی اس لئے نعماء کی لذت یا عذاب کی شدت کئی گنا زیادہ محسوس ہوگی۔

پھر یہ سب حواس ایک جیسے نہیں ہوں گے بلکہ جتنا پاکباز کوئی شخص ہوگا اتنی ہی اس کی حسیں تیز ہوں گی اور وہ اسی قدر زیادہ لذت محسوس کرے گا دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ عارف باللہ اور خدا رسیدہ انسان کی حس عام انسانوں سے تیز ہوتی ہے وہ، وہ کچھ دیکھ لیتا ہے جو عام انسان نہیں دیکھ رہا ہوتا اور وہ کچھ سن رہا ہوتا ہے جو عام انسان نہیں سن سکتا۔ الہام اور مکاشفات کی بھی یہی حقیقت ہے۔ انبیاء اور صلحاء کی حسیں اتنی تیز ہوتی ہیں کہ وہ بڑی کثرت سے خدا کا کلام سنتے اور غیبی نظاروں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ عین بیداری کی حالت میں وہ وہ کچھ دیکھ اور سن رہے ہوتے ہیں جو عام انسانوں کی نگاہ سے اوجھل معلوم ہوتا ہے۔ جنت میں یہ کیفیت اور بھی زیادہ ہو جائے گی اور پھر جنتی کے درجات جوں جوں بلند ہوتے جائیں گے اس کی نعماء جنت سے لذت اٹھانے کی کیفیت بھی بڑھتی جائے گی پھل وہی ہوں گے شربت وہی ہوگا شہد وہی ہوگا مگر ہر جنتی اپنے اپنے درجہ روحانیت کے مطابق اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوگا۔

اسی طرح عذاب کی شدت بھی ہر شخص پر مختلف انداز سے وارد ہوگی جتنا جتنا گناہ ہوگا اسی کے مطابق وہ عذاب کا مزہ چکھ رہا ہوگا یہی وہ مضمون ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ جب بعض لوگوں کو عذاب مل رہا ہوگا اور وہ ان لوگوں کو بھی آگ میں دیکھ رہے ہوں گے جنہوں نے انہیں دنیا میں گمراہ کیا تھا تو وہ انہیں دیکھتے ہی کہیں گے کہ اے اللہ انہیں کئی عذاب دے کیونکہ ہمیں گمراہ کرنے والے یہی لوگ تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا

لِکُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ۔ کہ ہاں بیشک انہیں تم سے کئی گنا زیادہ عذاب مل رہا ہے مگر اسے محسوس وہی کر رہے ہیں تم نہیں کر سکتے۔

دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں دوسرا فرق یہ ہوگا کہ وہاں لذت یا درد کا احساس دائمی اور مستقل ہوگا۔ اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ اس دنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ بچے میں احساس کا مادہ بہت کم ہوتا ہے پھر جوں جوں وہ بڑا ہوتا ہے حواس بڑھتے چلے جاتے ہیں پھر ایک عمر کے بعد حواس کی شدت میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے بصارت کم ہو جاتی ہے، شنوائی میں فرق آجاتا ہے، قوت گویائی کم ہو جاتی ہے، قوتِ ذائقہ برائے نام رہ جاتی ہے اسی طرح دیگر قویٰ مضمحل ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ موت کے ساتھ وہ کلی طور پر ختم ہو جاتی ہیں مگر آخرت میں انسانی قویٰ اور حواس روز بروز بڑھتے ہیں اور ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ لامتناہی طور پر جاری رہے گا۔ قرآن کریم میں اس بارے میں کئی ارشادات آئے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ آخرت کی زندگی دائمی ہے اُس کی نعمتیں ابدی ہیں۔ نہ وہ ختم ہوں گی نہ ان پر زوال آئے گا مثلاً فرمایا۔

مَثَلُ الْجَنَّۃِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔

اُکُلُھَا دَآئِمٌ وَّظِلُّھَا۔

(الرعد: ۳۶)

یعنی جس جنت کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے اس جنت کے پھل بھی دائمی ہوں گے اور اس کے سایے بھی دائمی ہوں گے۔

اور پھر یہ کہ ان کی لذت اور ٹھنڈک میں برابر اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ فرمایا

یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت بانی سلسلہ.... فرماتے ہیں۔

"یہ جو فرمایا کہ وہ ہمیشہ یہی کہتے رہیں گے کہ ہمارے نور کو کمال تک پہنچا یہ ترقیات غیر متناہیہ کی طرف اشارہ ہے یعنی ایک کمال، نورانیت کا انہیں حاصل ہوگا پھر دوسرا کمال نظر آئیگا اس کو دیکھ کر پہلے کمال کو ناقص پائیں گے۔ پس کمال ثانی کے حصول کے لئے التجا کریں گے اور جب وہ کمال حاصل ہوگا تو ایک تیسرا مرتبہ کمال کا ان پر ظاہر ہوگا۔ پھر اس کو دیکھکر پہلے کمالات کو، ہیچ سمجھیں گے اور اس کی خواہش کریں گے۔ یہی ترقیات کی خواہش ہے جو اَتْمِمْ کے لفظ سے سمجھی جاتی ہے۔ غرض اسی طرح غیر متناہی سلسلہ ترقیات کا چلا جائیگا"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۹۹)

اب ایک اور اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اعمال کا اثر اس نئے جسم پر کس شکل اور کس رنگ میں ظاہر ہوگا اور اس پر کس قسم کے اثرات مترتب ہونگے اس دنیا میں تو مثلاً یہ ہوتا ہے کہ خوشی کا اثر دل پر بھی ظاہر ہوتا ہے اور جسم پر بھی۔ خوشی پہنچنے سے دل میں فرحت اور انبساط کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اسی طرح چہرے پر بھی کشادگی اور مسکراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ غم کی حالت میں دل بھی ڈوب جاتا ہے اور چہرہ بھی مرجھا جاتا ہے۔ اچھی خوراک کھانے سے نیا خون پیدا ہوتا ہے چہرے پر رونق اور جسم میں طاقت آجاتی ہے۔ بیماری کی صورت میں جسم گھٹ جاتا ہے۔ بعض بیماریاں جسم کو سیاہ کر دیتی ہیں۔ قوت ذائقہ تو معمولی بخار سے بھی ایسی بگڑ جاتی ہے کہ میٹھی چیزیں کڑوی لگنے لگتی ہیں۔ دانتوں میں تکلیف ہو جائے تو ٹھنڈا پانی جو عام حالات میں سارے بدن میں ٹھنڈک کی لہر دوڑا دیتا ہے ایسا درد پیدا کرتا ہے کہ انسان چلا اٹھتا ہے۔ آنکھیں دکھنے پر آئیں تو وہی روشنی جو بصارت اور نور پیدا کرتی ہے آنکھوں کو چبھنے لگتی ہے۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بعینہٖ اسی قسم کے آثار اُخروی زندگی میں بھی ظاہر ہونگے۔ گو ان کی مقدار اور کیفیت مختلف ہوگی۔ مثلاً فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جنتی جنت کے میوے کھائیں گے تو ان کا ذائقہ دنیا کے میووں سے بہت مشابہ ہوگا اور وہ کہہ اٹھیں گے

هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

(البقرہ آیت ۲۶)

یہ وہی میوے ہیں جو ہم دنیا میں کھایا کرتے تھے گویا وہ ان سے اسی قسم کی لذت محسوس کریں گے جیسی وہ دنیا میں محسوس کیا کرتے تھے مگر وہ لذت اور مٹھاس اتنی عظیم الشان ہوگی کہ دنیا کے میوے ان کے مقابلے میں پاسنگ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ جیسا کہ فرمایا۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (سجدہ:۱۸)

یعنی وہ میوے باوجود ذائقہ اور رنگ و بو میں دنیاوی میووں کے مشابہ ہونے کے لذت میں اس قدر اعلیٰ ہوں گے کہ کوئی نفس بھی اُن کی اس کیفیت کا اندازہ ابھی نہیں کر سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے ایسے ایسے میوے اور ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ

مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ

جو کسی آنکھ نے دیکھی تک نہیں کسی کان نے آج تک اُنکی لذت کا تصور تک نہیں کیا اور کسی دل میں ان کا خیال تک نہیں گزرا۔

یہ سب کچھ ان نیک اعمال کے نتیجہ میں انہیں حاصل ہوگا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ پھر ان نیک اعمال کے نتیجہ میں ملنے والی نعمتوں کے آثار چہرے پر بھی ظاہر ہوں گے جیسا کہ فرمایا:۔

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ - (عبس : ۴۰)

کہ قیامت کے دن نیک لوگوں کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہوں گے اور ان پر بشاشت اور انبساط کی رونق ہوگی۔ اسی طرح گناہگاروں کے متعلق فرمایا

وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ

(عبس : ۴۲)

کہ ان کے چہرے گرد و غبار سے آلودہ ہونگے اور ان پر تاریکی کی طرح سیاہی چھائی ہوگی پھر مومنوں کا دل بھی خوشی محسوس کرے گا جیسا کہ فرمایا۔

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا

(الدھر : ۱۲)

یعنی خدا تعالیٰ ان کے دلوں کو ایسی راحت اور سرور بخشے گا کہ اُس کے آثار ٹپک ٹپک کر ان کے چہروں سے ظاہر ہو رہے ہوں گے اس کے مقابلے میں دوزخ کی آگ کے متعلق فرمایا:۔

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ

کہ وہ ایسی آگ ہوگی جو دلوں پر بھڑک کاٹی جائے گی۔

غرض اعمال کا اثر اچھا یا بُرا آخرت میں تیار ہونے والے جسم پر اسی طرح ظاہر ہوگا جس طرح مادی جسم پر ظاہر ہوتا ہے۔ وہاں بھوک بھی محسوس ہوگی جس کو دور کرنے کے لئے مومنوں کو تو انار، ناشپاتیاں اور کیلے ملیں گے اور دوزخیوں کو تھوہر اور کانٹے۔ وہاں پیاس بھی لگے گی جس کو بجھانے کے لئے مومنوں کو شراباً طہوراً ملے گی جبکہ گنہگاروں کو یا تو اتنا ٹھنڈا پانی ملے گا کہ وہ اسے برداشت نہیں کر سکیں گے اور یا اتنا گرم پانی کہ اُن کی آنتوں کو جلا دے گا۔ اُنہیں آرام و آسائش کی طلب بھی ہوگی جس کے جواب میں مومنوں کو تو روح اور ریحان اور بلند و بالا بالاخانے ملیں گے اور ظاموں کا اوڑھنا بھی آگ ہوگا اور بچھونا بھی آگ ہوگا۔

بلکہ قرآن کریم نے جنت کا جو نقشہ کھینچا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساری کی ساری جنت اعلیٰ درجہ کی سنٹرلی ہیٹڈ اور ائرکنڈیشنڈ (CENTRALLY HEATED, AIR CONDITIONED) ہوگی کیونکہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ

لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا (الدھر: ۱۴)

کہ جنتی نہ اس میں دھوپ کی سختی محسوس کریں گے اور نہ انہیں سردی کی شدت محسوس ہوگی۔

نورانی اور ظلماتی وجود

یہ سمجھنے کے لئے کہ اہل جنت یا اہل جہنم جو لذت یا اذیت محسوس کریں گے وہ ان کے اعمال کے نتیجہ میں ہی ہوگی۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں جس میں آپ نے ایک تمثیل بیان فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جب کوئی شخص نیک عمل کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے ملائکہ اس کے قلب پر ایک سفید نقطہ لگا دیتے ہیں دوسرا نیک عمل کرتا ہے تو دوسرا سفید نقطہ لگا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے اس کا تمام دل نورانی ہو جاتا ہے۔

اس کے مقابل پر جب کوئی شخص بدی کرتا ہے تو فرشتے اس کے دل پر سیاہ نقطہ لگا دیتے ہیں اور جب وہ دوسری بدی کرتا ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ لگا دیتے ہیں اور پھر اگر وہ بدیوں میں بڑھتا جائے تو ان نقطوں کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کا تمام دل تاریک ہو جاتا ہے۔

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۳۲)

دل پر روشن یا تاریک نقاط پڑنے کا مطلب دراصل روح کا روشن یا تاریک ہونا ہے۔ کیونکہ دل روح کا مرکز ہونے کے لحاظ سے روحانی کیفیت کا سرچشمہ ہے اس اعتبار سے جو نقاط دل پر پیدا ہوتے ہیں وہ دراصل روح پر نقش ہوتے چلے جاتے ہیں اور نیک یا بد اعمال کے مطابق روح کے اندر نور یا تاریکی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور چونکہ آخرت میں تمام روحانی کیفیات اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تجسم اختیار کر لیں گی اس لئے روح کا وہی نور جو اس کے نیک اعمال کے نتیجہ میں دنیا میں پیدا ہوا ہوگا۔ ایک نورانی جسم کی صورت میں ظاہر ہو جائے گا اسی طرح روح کی تاریکی جو اس کے بد اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہوگی ایک تاریک جسم کی شکل میں سامنے آجائے گی۔ حضرت بانی سلسلہ۔۔۔۔۔۔ نے اس کیفیت کا بہت ہی عمدہ نقشہ کھینچا ہے چنانچہ آپ آخرت میں ملنے والے جسم کے متعلق فرماتے ہیں۔

"وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور سے یا ایک تاریکی سے جیسا کہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں۔ ایسا ہی خدا کے کلام میں بار بار ذکر آیا ہے اور بعض جسم نورانی اور بعض ظلماتی قرار دیئے ہیں جو اعمال کی روشنی یا اعمال کی ظلمت سے تیار ہوتے ہیں اگرچہ یہ راز ایک نہایت دقیق راز ہے مگر غیر معقول نہیں انسانِ کامل اسی زندگی میں ایک نورانی وجود اس کیفیتِ جسم کے علاوہ پا سکتا ہے اور عالم مکاشفات میں اسکی بہت سی مثالیں ہیں اگرچہ ایسے شخص کو سمجھانا مشکل ہوتا ہے جو صرف ایک موٹی عقل کی حد تک ٹھہرا ہوا ہے لیکن جن کو عالم مکاشفات میں سے کچھ حصہ ہے وہ اس قسم کے جسم کو جو اعمال سے تیار ہوتا ہے تعجب اور استبعاد کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے بلکہ اس مضمون سے لذت اٹھائیں گے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۲ تا ۹۳)

گویا وہ جسم جو عالم آخرت میں تیار ہوگا اس کا مادہ انسان کے اپنے اعمال کے نتیجہ میں اسی دنیا میں تیار ہو رہا ہے اسی طرح جیسے رحم مادر میں انسان کا مادی جسم تیار ہوتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ احادیث میں اس دنیا کو عورت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ انسان کے کچھ اعمال اس کے جسم کی رنگت نزاکت اور حسن نکھار رہے ہیں تو کچھ اعمال اس کے چہرے کے نقوش سنوارنے اور اس کے اعضاء کی دلکشی اور دلفریبی میں اضافہ کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

اسی طرح انسان کے بد اعمال میں سے کچھ وجود اُخروی کی جلد کو بدنما بنانے کی کوشش میں ہیں اور کچھ اس بصارت، شنوائی اور دیگر قویٰ میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں اور پھر انسان ان امور میں اس درجہ ترقی کر جاتا ہے کہ اُس کے اِس روحانی جسم کی کیفیات اس عالم میں بھی اپنا اثر دکھانا شروع کر دیتی ہیں وہ اپنے نورِ بصارت سے خدا کی تجلیات کو دیکھنا اور اپنی روحانی قوتِ سماعت سے اس کی شیریں آواز کو سننا شروع کر دیتا ہے اور جو اپنے بد اعمال سے اپنی روحانی بصارت اور شنوائی کو کمزور کر دیتا ہے وہ باوجود آنکھوں کے کچھ دیکھ نہیں پاتا اور باوجود کانوں کے کچھ سن نہیں پاتا۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا

(الاعراف ع ۲۲)

اور یہی وہ حقیقت ہے جسے حضرت بانی سلسلہ۔۔۔ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے لئے آنکھیں اسی جہان سے لیکر جاتا ہے اور اسی کی طرف یہ قرآنی آیت اشارہ کرتی ہے کہ:۔

وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی

(بنی اسرائیل : ۷۳)

کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا

نعماءِ اُخروی کی حقیقت

اسی طرح وہ ماحول جس کے اندر عالمِ آخرت میں جا کر جنتی یا دوزخی رہے گا۔ وہ بھی اس دنیا میں تیار ہو رہا ہے اور انسانی اعمال کے حسن و قبح کے مطابق اس کی وسعت لطافت اور اس کے آرام و آسائش کی تشکیل ہو رہی ہے۔ یعنی وہاں جو دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی، باغات اور میوے ہوں گے کافوری اور زنجبیلی مشروبات ہوں گے یا ریشم کے لباس اور آرام دہ صوفے ہوں گے یا دوزخ میں رہنے کے لئے آگ کے بچھونے، پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی اور پہننے کے لئے تارکول کے کپڑے ہوں گے وہ دراصل اسی دنیا سے تیار ہو کر جائیں گے۔ اسی دنیا میں حاصل ہونے والی معرفتِ الٰہی انہیں دودھ کی شکل میں ایمان درختوں اور میووں کی صورت میں، خدا سے محبت اور پیار کے رشتے شربت اور شرابِ طہور کے رنگ میں اور دنیا کی بداعمالیاں آگ اور کھولتے ہوئے پانی کی صورت میں دکھائی دیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے جنت میں ملنے والی حوروں کی حقیقت بھی کھل جاتی ہے جنہیں ایک جاہل اور مادہ پرست انسان اپنی کم عقلی سے عیش و عشرت کا سامان سمجھتا ہے۔ انسان کو دنیا میں کئی قسم کی بد اعمالیوں سے رکنے کے لئے کہا گیا ہے۔ جب وہ ان احکام خداوندی کی پابندی کرتے ہوئے اپنے فروج کی حفاظت کرتا، مضرات سے پرہیز کرتا اور اپنے قویٰ کو بے جا اور بے محل استعمال کرنے سے بچاتا ہے تو اس کا یہ عمل جنت میں اس کے لئے حور پیدا کر دیتا ہے پھر جب وہ اعمالِ حسنہ بجالاتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرتا ہے تو اُس حور میں حُسن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور جوں جوں وہ اپنے اعمالِ صالحہ میں ترقی کرتا جاتا ہے وہ حُسن بڑھتا چلا جاتا ہے یہانتک کہ جب وہ اس دنیا میں اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خدائی رضا کی جنتوں میں داخل ہوتا ہے تو اُسے اپنے ہی اعمالِ حسنہ سے تیار شدہ وہ حور مل جاتی ہے اس لطیف مضمون کو اُمت کے صوفیاء نے خوب کھولا ہے چنانچہ حضرت ابو سلیمانؒ کے متعلق آتا ہے کہ ایک رات انہوں نے خواب میں ایک حور کو دیکھا جو ہنس رہی تھی اور اس قدر حسین و جمیل تھی کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس سے پوچھا کہ بی بی! یہ حُسن و جمال تو نے کہاں سے لیا ہے! وہ کہنے لگی ایک رات تم نے چند قطرے پانی کے جو اپنی آنکھوں سے گرائے تھے تو یہ انہی قطرات کی بدولت ہے اسی پانی سے میرا چہرہ دھویا گیا اور اسی کی وجہ سے یہ حُسن اور جمال پیدا ہو گیا۔

اسی طرح ایک اور صوفی حضرت عقبہ بن العلامؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے ایک حور کو دیکھا جو کہہ رہی تھی۔ اے عقبہ! میں تجھ پر عاشق ہوں دیکھنا کہیں ایسا فعل نہ کرنا کہ مجھ میں اور تجھ میں جدائی ہو جائے۔

عالمِ آخرت کی کیفیات کو بیان کرنے کے بعد اب چند ایک اشکال کو حل کرنا بھی ضروری ہے مثلاً ایک مشکل یہ سامنے آتی ہے کہ آیا انسان مرنے کے بعد فوراً ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے یا کچھ عرصہ باہر ہی رہتا ہے اگر فوراً چلا جاتا ہے تو قیامت اور حشرِ اجساد سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کے لئے جنتیوں کو جنت سے نکال کر اکٹھا کیا جائے گا اور اگر فوراً داخل نہیں ہوتا تو اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں خدا اپنے نیک بندے کو فرماتا ہے:۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ (الفجر: ۳۰ تا ۳۱)

اس کا لطیف جواب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دیا ہے:۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"مومنین مطہرین بلا توقف بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں ..... جو حشرِ اجساد ہوگا اور مردے زندہ ہوں گے وہ بھی حق ہے اور ہم اس پر ایمان لاتے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ یہ بہشت میں داخل ہونا صرف اجمالی رنگ میں ہے اور اس صورت میں جو مومنوں کو مرنے کے بعد بلا توقف اجسام دیئے جاتے ہیں وہ اجسام ابھی ناقص ہیں مگر حشرِ اجساد کا دن تجلّی اعظم کا دن ہے اُس دن کامل اجسام ملیں گے اور بہشتیوں کا تعلق کسی حالت میں بہشت الگ نہیں ہوگا۔"

(براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۳۴۷)

دراصل آپ نے جنت اور جہنم کے تین درجات بیان فرمائے ہیں۔ اور ان پر اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ان میں سے

پہلا درجہ جو ادنیٰ درجہ ہے اُس وقت شروع ہوتا ہے۔ جب انسان اس عالم سے رخصت ہو کر اپنی قبر میں جا لیٹتا ہے۔ یہ قبر وہ نہیں جو زمین کے اندر اس دنیا میں تیار کی جاتی ہے بلکہ اس سے مراد ایک روحانی قبر ہے جو اللہ تعالیٰ ہر انسان کی روح کے لئے تیار کرتا ہے۔ اس قبر میں ایک صالح انسان کے لئے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے جس میں اُسے جنت کی ہوائیں آتی رہتی ہیں اس کھڑکی کی کشادگی اس عبد صالح کے مرتبہ ایمان و عمل کے مطابق ہوتی ہے اسی طرح روحِ خبیثہ کے لئے دوزخ کی طرف کھڑکی کھولی جاتی ہے جس کی راہ سے اُسے دوزخ کی جلا دینے والی ہوائیں آتی رہتی ہیں۔ اس درجہ کو قرآنی اصطلاح میں "برزخ" کہا گیا ہے جیسا فرمایا۔

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔

(المومنون: ۱۰۱)

دوسرا درجہ:۔ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے:۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغَاوِیْنَ۔

یعنی ایک وقت آئے گا کہ جب مومن اور متقی خدا تعالیٰ کے رحم کی تجلّی کا اور سرکش انسان اس کے قہر کی تجلّی کا بڑے قریب سے مشاہدہ کرے گا۔

تیسرا درجہ:۔ وہ بیان فرمایا جس میں یومِ حساب کے دن لوگ داخل ہوں گے اور اکمل اور اتم طور پر سعادت اور شقاوت کا مزہ چکھ لیں گے۔

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا جہنم عارضی ہے یا دائمی۔ اگر دائمی ہے تو بدیوں کی سزا غیر محدود کیوں ہوگی اور اگر عارضی ہے تو وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنَ النَّارِ۔ کے کیا معنے ہوئے؟

اس کا جواب بھی حضرت بانی سلسلہ کی تحریرات میں ملتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم دائمی نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ محدود عرصہ میں کئے گئے گناہوں کی سزا غیر محدود عرصہ کے لئے دیتا چلا جائے۔ پھر جہنم کے دائمی ہونے کو یہ آیت بھی رد کر رہی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک ذرہ بھر نیکی کا بھی ملے گا۔

اگر جہنم ابدی ہو تو انسان کو اپنی نیکیوں کا اجر کب اور کیسے ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی اس امر کی تائید کرتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ جہنم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی شخص نہیں ہوگا اور بادِ نسیم اس کے دروازے کو کھٹکھٹائے گی۔

(کنز الاعمال جلد ۷)

رہا یہ سوال کہ پھر وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنَ النَّارِ کے کیا معنے ہوئے؟ تو اس کی تشریح میں حضرت بانی سلسلہ کے دوسرے جانشین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:۔

"یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کہ دوزخی آگ سے نہیں نکالے جائیں گے کیونکہ اس جگہ خدا تعالیٰ کے سلوک کا ذکر نہیں بلکہ اُن کی اپنی کیفیت کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ خود اپنی ذاتی جدوجہد اور کوشش سے اس میں سے نہیں نکل سکیں گے..... ہاں جب خدا چاہے گا تو انہیں دوزخ سے نکال لے گا۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۳)

آخر میں ایک اور سوال کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بہشت اور دوزخ کہاں ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ بہشت اور دوزخ روحانی کیفیات کا نام ہے اور روحانی کیفیت مکان و زمان سے مستغنی ہوتی ہے۔ اس کی بہترین مثال خواب کے نظارے ہیں اگر بالفرض نیند ایک مستقل شکل اختیار کر جائے تو خواب کے نظارے ایک لمبے عرصہ تک جاری رہیں گے اور خواب دیکھنے والا ان نظاروں سے حظ یا تکلیف بھی اٹھاتا رہے گا۔ اس صورت میں لازماً یہ سوال پیدا نہیں ہوگا کہ وہ نظارے کہاں تھے اور ان سے کیونکر تکلیف پہنچی یا اگر سکون ملا تو کیسے ملا۔ موت فی الحقیقت ایک لمبی نیند ہے ایک نہ ختم ہونے والی نیند جس سے انسان بیدار نہیں ہو سکیگا اور وہ نظارے مستقل شکل اختیار کر جائیں گے۔ یہ نقطہ خود قرآن کریم نے یہاں بیان فرمایا ہے، جہاں قبض روح کی عارضی کیفیت کو نیند سے اور مستقل کیفیت کو موت سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی کہ

اللہ دو طریق سے قبض روح کرتا ہے ایک موت کے وقت اور دوسرے نیند کے وقت پھر اس روح کو جسے اُس نے موت کے وقت قبض کیا اُسے تو روک لیتا ہے اور دوسری کو جسے اُس نے نیند کے وقت قبض کیا ایک معین عرصہ کے لئے واپس بھیج دیتا ہے

گویا نیند میں وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو موت کی حالت میں پیدا ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ نیند کے پیدا ہونے والی کیفیت عارضی عرصہ کے لئے رہتی ہے جبکہ موت سے پیدا ہونے والی کیفیت مستقل طور پر اور ہمیشہ کے لئے وارد ہو جاتی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

"وقفِ عارضی"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں۔ عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کے لیے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت وقت کی قربانی اپنے رب کے حضور وقف عارضی کی صورت میں پیش فرمائیں۔

(امراء اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ یہ اعلان بار بار جماعت کے سامنے رکھیں)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ضروری گزارش

زعماء کرام انصار اللہ سے گذارش ہے کہ سال رواں کا بجٹ جلد تشخیص کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدینِ مجالس توجہ فرمائیں :- ۲۰ تا ۲۶ فروری ہفتہ شجرکاری منا کر رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

مہتمم وقارِ عمل
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائزہ شعبہ تعلیم "پہلی سہ ماہی"

سال نو کی پہلی سہ ماہی میں کم و بیش ۹۱ لجنات کی طرف سے کام کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اس تعداد میں بعض لجنات کی طرف سے ۳ ماہ کے کام کی، بعض کی طرف سے دو ماہ کے کام کی، اور بعض کی طرف سے صرف ایک ماہ کے کام کی رپورٹ آئی ہے۔ اس عرصہ میں نصاب کے جن جن حصوں کو نظر انداز کیا گیا یا ان پر کما حقہ، عمل درآمد نہیں ہوا ان کی نشاندھی کی جاتی ہے براہ مہربانی آئندہ اجلاسوں میں ان کی طرف توجہ دی جائے اور ہر ماہ باقاعدگی سے رپورٹ ارسال کی جائے۔ شکریہ۔

شق نمبر ۱ :- کے مطابق مسئلہ ختم نبوت آسان الفاظ میں ممبرات کو اجلاسوں میں سمجھایا جائے بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس کے متعلق مختصر نوٹ لکھوا دیئے جائیں۔ کئی ایک لجنات کی طرف سے یہ رپورٹ نہیں ملی نیز اس شق میں بچوں کے سالانہ نتائج بذریعہ خطوط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کرنے کا کام بھی شامل ہے یہ بھی مدنظر رکھیں۔

شق نمبر ۲ :- کا الف حصہ مطالعہ کتب پر مشتمل ہے۔ اجلاسوں میں بھی ان کتب کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ مگر ہر ممبر اپنے گھر میں خود بھی ان کا مطالعہ کرے اس طریق سے گھر کے بچوں اور باقی افراد میں بھی مطالعہ کا شوق پیدا ہوگا۔ اس سہ ماہی میں کئی رپورٹوں میں انفرادی مطالعہ کا ذکر نہیں ہے۔ اسی شق کے حصہ ب میں بعض اخلاقِ حسنہ کی اہمیت اور افادیت کی وضاحت قرآن کریم اور احادیث کو مدنظر رکھ کر کرنی مطلوب ہے۔ مثلاً صداقت ایک اچھا خلق ہے۔ اس کی خوبی اور عظمت متعدد قرآنی آیات میں بیان ہوئی ہے اور اسی خلق کی احادیث مبارکہ سے بھی بہت کچھ وضاحت ہوتی ہے۔ پس تفسیر صغیر کے انڈیکس کی مدد سے آپ کو نصاب میں شامل متفرق اخلاقِ حسنہ سے متعلق تمام آیات مل جائیں گی اور احادیث سے ان کی وضاحت بھی ہو جائے گی۔ ہر صدر اور سیکرٹری کا فرض ہے کہ وہ اجلاس سے قبل پہلے خود ایک یا دو اخلاقِ حسنہ کی اچھی طرح تیاری کریں اور پھر ممبرات کے سامنے بیان کریں۔

شق نمبر ۳ اور ۴ :- کے کام کی رپورٹ سال میں صرف ایک مرتبہ دی جائے گی۔ تمام صدر صاحبات سے درخواست ہے کہ وہ نئے لائحہ عمل کے مطابق کام کریں اور رپورٹ دیں امید ہے نیا لائحہ عمل تمام صدر صاحبات وصول کر چکی ہوں گی۔ مورخہ ۷ جنوری اور ۱۹ جنوری ۸۲ء کے الفضل میں بھی شہری اور دیہاتی لجنات کا نصاب شائع ہو چکا ہے۔ تمام ممبرات اسے نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان کارکنان صدر انجمن احمدیہ

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان ۲۸ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش / ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء کو ۹½ بجے صبح مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے :-

۱۔ قرآن کریم سولھواں پارہ نصف اوّل۔ ۲۔ کتاب حضرت (اقدس) ۔ ضرورت الامام

انٹرویو :- الف :- سورہ بقرہ کی سترہ آیات۔ ب۔ صد سالہ جوبلی کا روحانی پروگرام ج۔ نماز جنازہ۔ د۔ وفات مسیح علیہ السلام پر قرآن کریم کی دو دلیلیں۔ ر۔ معائنہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مثالی وقارِ عمل

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۹ فروری بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقار عمل منائیں۔ قبل از وقت مقام وقار عمل کے تعین، ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دے کر ہر مجلس کے سو فیصد خدام کو اس وقار عمل میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور رپورٹ جلد مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

۱۳ اگست تا ۳ ستمبر ۱۹۸۱ء

۱۔	مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب دارالبرکات ربوہ	۳۰۰/-
۲۔	محترمہ بیگم صاحبہ مکرم شیخ ارشد علی صاحب مرحوم سیالکوٹ منجانب خاوند مرحوم	۱۰۰/-
۳	" زاہدہ صاحبہ، شاہدہ صاحبہ لاہور	۵۰/
۴۔	" خدیجہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب راہ والی ضلع گوجرانوالہ	۱۰۰/-
۵۔	مکرم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک لاہور	۱۰۰/-
۶۔	" چوہدری نذیر احمد صاحب دارالبرکات، ربوہ برائے ایصال ثواب فضل بیگم صاحبہ	۱۰۰/-
۷۔	" نعیم احمد صاحب شیخ۔ بذریعہ مکرم محمد یونس صاحب راولپنڈی	۱۰۰/-
۸۔	" رائے منیر حسین صاحب بذریعہ مکرم سید سعید احمد صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ	۱۲۵/-
۹۔	" چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر ۲۷۸ ڈیڑھ ضلع بہاولنگر	۱۰۰/-
۱۰۔	" سیکرٹری مال صاحب چک ۷-۱۱/۶ ضلع ساہیوال	۵۰/-
۱۱۔	" ملک محمد انور صاحب ۱۳۱۲ء لاہور چھاؤنی	۱۰۰/-
۱۲	" منور احمد صاحب نیشنل آٹوز نواب شاہ	۹۰/-
۱۳	" عامر خلیل صاحب منجانب ڈاکٹر خلیل صاحب (بذریعہ سیکرٹری مال) گجرات	۵۰۰/-
۱۴۔	" نصیر محمد صاحب دفتر الفضل ربوہ	۵۰/-
۱۵۔	محترمہ صالحہ خانم صاحبہ بذریعہ سیکرٹری مال لجنہ مقامی ربوہ	۱۰۰/-
۱۶۔	مکرم امیر صاحب جھنگ صدر	۸۴/-
۱۷۔	" سیکرٹری صاحب مال گوجرہ ضلع فیصل آباد	۱۰۰/-
۱۸۔	" سلطان مامون صاحب کوٹ فتح خاں ضلع اٹک	۵۰/-
۱۹۔	" سلطان رشید خاں صاحب " " " "	۵۰/-
۲۰۔	" خواجہ ظفر احمد صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ	۲۹۰/-
۲۱۔	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا سعادت احمد صاحب مرحوم دارالرحمت ربوہ	۱۰۰/-
۲۲۔	مکرم شریف احمد صاحب سنوری سیکرٹری مال لطیف آباد حیدر آباد	۳۰۰/-
۲۳۔	" منور احمد صاحب یونیق سائیکل مارٹ ملتان	۱۰۰/-
۲۴۔	" سیکرٹری صاحب مال چک ۲۳۳ء ضلع فیصل آباد	۱۰۰/-
۲۵۔	" شیخ مبارک احمد صاحب باغبانپورہ بذریعہ مرکزی سیکرٹری مال لاہور	۶۰/-
۲۶۔	" کیپٹن طارق محمود صاحب " " " " "	۵۰/-
۲۷۔	" لطیف احمد خانصاحب محمد نگر " " " " "	۵۰/-
۲۸	" سلیم ناصر باجوہ صاحب شمالی چھاؤنی " " " " "	۵۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

تمام مجالسِ خدام الاحمدیہ ۱۹ تا ۲۶ فروری ۱۹۸۲ء ہفتہ تجنید منائیں۔ مہتمم تجنید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۹۰۶

میں جمیل الرحمٰن ولد چوہدری عبداللہ عطاء الرحمٰن صاحب پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی آف ماڈل ٹاؤن لاہور حال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۷-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- ناصر احمد ولد چوہدری محمد دین صاحب ساکن ڈپٹی ضلع سیالکوٹ حال کراچی ۲۹

گواہ شد :- محمود احمد مبشر وصیت ۱۵۶۷۰ سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی۔

گواہ شد :- چوہدری فیاض احمد کراچی ۸

مسل نمبر ۲۴۹۰۸

میں سکینہ بیگم زوجہ میاں عبدالسمیع نون صاحب قوم نون پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن ۱۵۴ سیٹ لائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱۰-۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر ایک ہزار روپے وصول شدہ

۲- زیورات طلائی ۱۵ تولہ مالیتی ۲۴ ہزار روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- سکینہ بیگم زوجہ میاں عبدالسمیع نون صاحب - ۱۵۴ سیٹ لائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

گواہ شد :- میاں عبدالسمیع نون خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- محمد دین انور سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۴۹۰۷

میں چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری محمد دین صاحب پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈپٹی ضلع سیالکوٹ حال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۷-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- جمیل الرحمٰن ۵ کے بلاک - ماڈل ٹاؤن لاہور حال کراچی ۲۹

گواہ شد :- محمود احمد مبشر وصیت ۱۵۶۷۰ سیکرٹری مال حلقہ محمد علی سوسائٹی

گواہ شد :- چوہدری فیاض احمد کراچی ۸

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی وزرعی اراضی، مکانات وپلاٹس وغیرہ کی خرید وفروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون نمبر ۵۳۵

کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت اور سندھ میں زرعی زمین کے حصول کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

LAND MARKS.

۱/۱-۳ کمرشل ایریا "بی" پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۳۶ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۱۴

فون: ۵۴۰۸۳۴ - ۵۴۰۸۶۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر تشریف لائیں

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فون نمبر: ۶۸۱۲۶ - ۵۳۴۲۰ ، رہائش ۶۲۹۳۰ ، فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کیمطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ - فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

پروپرائیٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

رہائش ۴۱۸۶۴۵ ، ۴۱۸۶۴۶ ، ۴۱۰۹۷۴ فون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- سپین

دعاؤں اور مراقبات میں وقف کئے رکھی اور بہت سی آسمانی بشارات کے مطابق ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت بانیٔ جماعت ۱۹۰۸ء میں انتقال فرما گئے۔ ان کے بعد ۱۹۱۴ء تک حضرت مولوی نورالدین صاحب جانشین رہے۔ آپ کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد جانشین ہوئے جو کہ ۱۹۶۵ء میں وفات پا گئے۔ اس وقت سے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ہیں۔ قیاس ہے کہ آپ مسجد کے باقاعدہ افتتاح کے لئے قرطبہ تشریف لائیں گے اُسی طرح جس طرح ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو تشریف لائے تھے۔ اس مسجد کے بیرونی دروازے پر موجودہ امام جماعت احمدیہ کا دیا ہوا ماٹو "محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نہیں" لکھا ہوا ہوگا۔

قرآنی پاکیزگی کی طرف واپسی

احمدی حقیقی قرآنی اصولوں کو ازسرِ نو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کے درمیان پیار اور محبت کے قیام کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس طرح سے یہ لوگوں کو کسی عقیدہ کے لئے مجبور کرنے یا کسی دباؤ اور سختی کے قائل نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ کرم الٰہی صاحب ظفر نے کہا۔ "ایک سچا مومن کسی کا دشمن نہیں ہوتا۔ اپنے دشمن کا بھی نہیں"

جماعت احمدیہ کے (افراد) کا یہ بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ جہاں رہتے ہوں وہاں کے قانون کی پیروی کریں اور اگر وہ ناپسند ہو تو وہاں سے چلے جائیں مگر قطعاً کسی قسم کی افراتفری یا لاقانونیت پیدا نہ کریں۔ قرطبہ میں امام ظفر گلی آلد ریتے میں رہتے ہیں۔ اور ان کا دوسرا مرکز میڈرڈ میں ہے۔ ۳۵ سال ان کو سپین میں رہتے ہوئے ہو گئے ہیں۔ یہ اپنا بنایا ہوا عطر فروخت کرتے ہیں۔ شادی شدہ اور چھ بچوں کے باپ ہیں جن میں سے تین لڑکیاں ہیں۔ ہمارے مرکز قرطبہ میں ان کے ساتھ تین پاکستانی معاون ہیں جن میں سے اُن کے قریبی مددگار اقبال احمد نجم (مبلغ سلسلہ) ہیں۔ ان کی مساعی کا شکریہ کہ جس کے نتیجہ میں ہماری زمین میں اب یہ مسجد کھڑی ہو گئی ہے۔ یہ قرطبہ میں ۵ صدیوں کے بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ قصہ مختصر۔۔۔۔۔۔۔۔ "تاکہ انسانوں کی باہمی اونچ نیچ کو مٹا کر برابری اور بھائی چارے کو جگہ دی جائے۔ اور قرآنی فارمولے کے مطابق یوں کہ "فاستبقوا الخیرات" یعنی نیکیوں میں آگے بڑھو! کو مدنظر رکھا جائے۔"

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

منعقدہ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ فروری

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۰۔ ۲۱ اور ۲۲ فروری بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں۔ ان کھیلوں میں انفرادی اور اجتماعی مقابلہ جات کے علاوہ حسب سابق امسال بھی تیسرے روز "روک دوڑ" کا نہایت دلچسپ مقابلہ ہوگا۔ علاوہ ازیں جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء کے مابین ۱۰۰ میٹر لمبی دوڑ اور والی بال کے مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ تفصیلی پروگرام سے جلد آگاہ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز جملہ احباب سے درخواست ہے کہ کثرت سے تشریف لا کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مدیر العاب جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ مینجر۔

چہرے کی خوبصورتی کے لئے
چیپا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں۔
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف نگر: ۳۳۰۶۹۲

اسے ضرور پڑھیں
ڈاکٹر، مریض اور لواحقین جب کسی پرانی مرض میں ادویات کے بار بار بے اثر — FAIL — ہو جانے سے پریشان ہوں تو اس بے اثری کی وجہ اور علاج ہم سے دریافت کریں نہیں؟ صرف واپسی لفافہ PILES CURE اور ASTHMA CURE سمیت پرانی امراض کی 140 کیورز — CURES — کے موجد
کیور ٹومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

کل ربوہ مقابلہ حسن قرأت

مورخہ ۲۹ جنوری بروز جمعۃ المبارک صبح نو بجے تا گیارہ بجے ربوہ کے اطفال کا حسن قرأت کا مقابلہ ہوا۔ اس میں ربوہ کے ۵۴ اطفال نے حصہ لیا۔ مقابلہ کے دو معیار تھے۔ مکرم حافظ عارف اللہ صاحب اور مکرم حافظ عبدالوہاب صاحب بلتستانی نے منصفین کے فرائض انجام دیئے۔ دونوں معیار کے اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کے لئے مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم عمومی و سابق ناظم اطفال ربوہ اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر مربی اعلیٰ اطفال ربوہ نے انعامات دینے کی پیشکش کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مقابلہ کے اختتام پر مکرم حافظ عارف اللہ صاحب نے اطفال کے سامنے سورۃ جمعہ کی مقررہ آیات کی تجوید اور قرأت کے قوانین کے مطابق تلاوت کی اور اطفال کو تلاوتِ قرآن پاک کرنے کی رغبت دلائی اور اُس کے گُر بتائے۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق معیار صغیر میں

اوّل :- افتخار احمد دارالعلوم شرقی ربوہ۔ دوم :- عبدالحی دارالیمن غربی ربوہ

سوم :- فرید احمد دارالفضل ربوہ

اور معیار کبیر میں :-

اوّل :- اقبال احمد دارالنصر غربی ربوہ۔ دوم :- عبدالقدوس۔ ناصر ہوسٹل

سوم :- عبدالکریم۔ ناصر ہوسٹل۔

ناظم صاحب مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب نے نفلے قراء پر مشتمل بزمِ حسن قرأت کا اعلان کیا جس کے نگران حافظ عبدالوہاب صاحب مقرر ہوئے۔

آخر میں دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اطفال کو احسن رنگ میں کلامِ الٰہی کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائے آمین

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

ایک دلچسپ معلوماتی مقابلہ

فارن سٹوڈنٹس یونین FOREIGN STUDENTS UNION ربوہ کے زیر اہتمام ۲۵ فروری ۱۹۸۲ء کو ایک مقابلہ "معلوماتِ عامہ" ایوان محمود میں منعقد ہو رہا ہے۔ ربوہ کے تمام طلباء سے شرکت کی درخواست ہے۔

مقابلہ ٹیموں کے مابین ہوگا۔ ہر ٹیم تین افراد پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ شائقین حضرات اپنے نام ۲۵ فروری ۱۹۸۲ء سے قبل اپنے بلاک لیڈر کی وساطت سے سیکرٹری فارن سٹوڈنٹس یونین تک پہنچا دیں۔ یا براہِ راست ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ آ کر سیکرٹری فارن سٹوڈنٹس کو رجسٹرڈ کروا دیں۔

مقابلہ کے لئے موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تاریخ اسلام۔ ۲۔ عام سیاسی و معاشرتی و دنیاوی معلومات۔

۳۔ خلافت ثالثہ کے اہم کارنامے۔

رابطہ کے لئے

محمد احمد منسا۔ سیکرٹری فارن سٹوڈنٹس یونین۔ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید بھی پیغام احمدیت کے ابلاغ کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ زیر تبلیغ احباب کے نام پرچہ لگوائیں۔ ایک قلیل سی رقم (پانچ روپے) میں سال بھر ایک دوست کو احمدیت کے پیغام اور سلسلہ کے کارکنوں کی کارگذاری کا علم ہوتا رہے گا (اگر آپ کسی ریڈنگ روم کے نام پرچہ لگوائیں گے تو ایک ہی پرچہ سے سینکڑوں آدمی مستفید ہو سکیں گے) لیکن اس بات کا خیال رہے کہ صرف ایسے دوستوں کے نام پرچہ لگوائیں جو زیر تبلیغ ہیں اور چاہتے ہیں کہ مزید مطالعہ کریں۔

(مینجنگ ایڈیٹر)

فری کوچنگ کلاسز

انٹرمیڈیٹ فری کوچنگ کلاس کے ساتھ ساتھ اب خدام الاحمدیہ بفضل تعالیٰ ایم۔ اے عربی اور میٹرک کی کلاسز کا اجراء اوائل فروری سے کر چکی ہے خواہشمند طلباء ان کلاسز سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

خدا کرے کہ ہمارے طلباء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خواہش کے مطابق ہر میدان میں سبقت لے جانے والے ثابت ہوں۔ (آمین)

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)